سوال

(53)والد کانافرمان شخص

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص صاحب ہوش اورعیال دار ہے مگراپنے والد کانافرمان ہے ،نہ تواپنی بیوی کوخرچ دیتاہے اورنہ ہی اپنی اولادکوپوچھتاہے بلکہ ان کوتنگ کرتاہے ۔باپ نے بوجہ شفقت اس کے بال بچوں کےنان نفقہ کوبوجھ اٹھایاہواہے ۔شخص مذکورصوم وصلوۃ کاپابند بھی ہے لیکن والد کانافرمان ہے ،کیاازروئے شریعت وہ نجات کا مستحق ہے ؟ حافظ عبدالمصور ۔امرتسر

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ماں اورباپ کی اطاعت وفرمانبرداری جت تک وہ معصیت الہی کاحکم نہ دیں ،فرض اورضروری ہے ،اوران کی نافرمانی گناہ کبیرہ ہے ۔''قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم :ألاانبئکم بأکبر،الکبائر،قلنا :بلی یارسول اللہ ،قال :الإشراک باللہ وعقوق الوالدین ،،الحدیث (بخاری :کتاب الأدب باب حقوق الوالدین بن الکبائر 77/2) یعنی :اللہ کاشریک ٹھرانا اورماں باپ کی نافرمانی عظیم ترین گناہ ہے ،،۔

,,والعقوق :ہوایذاءہما بأی نوع کان من أنواع الأذی ،قل أوکثر،نہیاعنہ ،أومخالفتہا فیمایأمران أوینہیان بشرط انتفاء المعصیة فی الکل ،،(قسطلانی وغیرہ) بیوی ،بچوں کاخرچ اوران کی خبر گیری شوہر کے ذمہ ضروری ہے ''وعلی المولودلہ رزقہن وکسوتہن بالمعروف ،،(البقرہ :233) ,,وعاشروہن بالمعروف ،،(النساء :19)،,,فإمساک بمعروف أوتسریح باحسان ،،(البقرہ :229)،ابوہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں :''وابدأ بمن تعول ،تقول المرأة إما أن تطعمنی ،وإما أن تطلقنی ،ویقول العبدأطعمنی واستعملنی ،ویقول الابن أطعمنی إلی أن تدعنی ،،(بخاری :کتاب التنفقات باب وجوب النفقة علی الأہل والعیال 189/6-219-کتاب التفسیر (سورة الممتحنة) باب ان جاءک المؤمنات یبایعنک 62/6.)،پس صورت مسؤلہ میں شخص مذکورحقوق العبادضائع کرنے یعنی ماں ،باپ کی نافرمانی کرنے اور بیوی ،بچوں کاخرچ نہ دینے کی وجہ سے بہت بڑاظالم اورگنہگار ہے ۔

وہ مسلمان جوموحدکامل ہے اورجس نے کبھی کوئی گناہ نہیں کیااورتمام فرائض دینیہ واعمال صالحہ پرآخرتک کاربندرہا،ایسے شخص کےلیے نجات اولی ہے یعنی وہ مرنے کے بعدعذاب قبروعالم برزخ وعذاب قیامت سے محفوظ رہے گا اوربلاخرخشہ ابتداءً جنت میں داخل ہوگا۔اسی طرح اس مسلمان موحد کےلیے بھی نجات اولی ہے ،جس نے اپنی زندگی میں بڑے بڑے گناہ کاارتکاب کیا،اورنیک عمل میں کوتاہی اورغفلت کی ،لیکن صحیح اورسچی توبہ کرکے مرا،ایسا مسلمان بھی ہرقسم کےعذاب سے محفوظ رہ کرجنت میں داخل ہوگا۔(بفضل اللہ ورحمتہ)۔

وہ مسلمان موحد جس نے اپنی زندگی میں برے کام کئے اوراللہ تعالی کے حقوق اورانسانوں کے حقوق اداکرنے میں کوتاہی کی ،غرض یہ کہ نیک عمل میں غفلت کی اوربغیر سچی توبہ کے مرگیا، ،ایسا شخص اللہ تعالی چاہے تواس کوبغیر کسی قسم کے عذاب میں بتلاکرنے کے ابتداًء جنت میں داخل کردے ،یعنی :اس کو بھی نجات اولی حاصل ہوجائے (بفضلہ ورحمتہ) اوراگر چاہے توگناہوں کی اوراچھے عملوں کے چھوڑنے کی سزادے کر بہشت میں داخل کرے ،خواہ صرف عالم برزخ میں سزادے اورقیامت کے عذاب سے محفوظ رکھے ،یاعالم برزخ اورقیامت دونوں جگہ عذاب میں بتلاکیاجائے ،لیکن بہر صورت عذاب کی مدت معینہ ختم ہوجانے کے بعداس کےلیے بھی نجات یقینی ہے (بفضلہ ورحمتہ).

صورت مسؤلہ میں شخص مذکورمرتکب گناہ کبیرہ ہے ،اگراپنے عمل کی اصلاح کرلے اورسچی توبہ کرکے مرے تواس کےلیے نجات اولی ہے اوراگر بغیر توبہ کے مرے گاتواللہ تعالی کی مشیت کے ماتحت ہے ۔ اِن شاءعذبہ ،واِن شاء غفرلہ (محدث دہلی ج :8ش :1 ربیع الاول 1359ھ مئی 1940ء)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 150

محدث فتویٰ